نور افشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول عہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول ۴؍

نمبر ۱۰ جلد ۴ — لودیانہ ۹ مارچ ۱۸۷۶ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

منجانب

صاحبان ہل اور ریتھ ایجنٹان تجارت بیرونی

بمقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور ریتھ اُنکے قائم مقام ہوکر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یورپین کی خدمت میں جنھیں لنڈن سے کچھ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں صاحبان ہل اور ریتھ نے مدت سے اشیا کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہے اور ہمیشہ عمدہ و نادر اشیا کو حتی الامکان ارزاں قیمت پر بھیجتے ہیں

سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب مثلاً کل و جیب گھڑی و زیورات و ادویات آلات سواری یعنے بگھی وغیرہ ساخت لنڈن و دیگر ولایت کے اسباب حسب خواہش مشتری خرید کر بحفاظت تمام بند کر کے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت ہوتی ہے پادری صاحبان سے کچھ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں مناسب ہے کہ جو صاحبان جدید جس قدر اسباب طلب فرماویں قیمت اُسکی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کرے صاحبان ہل اور ریتھ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور ارکاٹ اور دبلورا اور بیروت اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں جو صاحب کچھ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نور افشاں سے دریافت کر سکتے ہیں +

اب شام کے وقت خداوند کو
اور ای بادشاہ ہمگے بادشاہ
مسیح کی خاطر ای غفور

دن بھر کی خبر کا شکر ہو
اس رات میں میری ہو پناہ
بخش دے تو میرے قصور

نور افشاں

اخبار وکیل ہندوستان مطبوعہ ۲۴ فروری ۱۸۷۶ء میں ایک قصیدہ در مدح جناب نواب صاحب والئے رام پور شایع ہوا ہے جسکو دیکھ کر ہمنے بہت تعجب کیا کیونکہ اخبار وکیل ہندوستان جو ایک عیسائی اخبار ہے اور وہ قصیدہ نہایت مبالغہ آمیز ہے علاوہ مبالغہ آمیز کے عیسائی مذہب کے مخالف ہے نہیں معلوم کہ اڈیٹر صاحب اخبار وکیل ہندوستان نے اُس قصیدہ کو کس نیت سے اخبار میں داخل کیا ہے +

ہمکو نواب صاحب والئے رام کی حقیقی لیاقتوں سے نہایت خوشی ہے مگر یہ مبالغہ آمیز باتیں کہ جو انکی شان میں شایع ہوئی ہیں یقین ہے کہ ہم تو کیا بلکہ نواب صاحب خود بھی پسند نہیں فرماوینگے + مثلاً

نگر وہ حق تعالی بجکس بید السلام وہ نشان شوکت سکندری نگین نشان او
بادش اہم و حق وہ مالک مستقل بردم وہ نور دیدہ افلاک مشعل بزم علم
رواں نہ شہجاہ و سیف اقلیم سند دانش وہ شہان ایں بیع اندوہی حشمت و شوکت

عمر و بیکسی بخت و صاحب زیر بگردد ٭ عجب نبود کہ بالا دست بر تقدیر بگردد
قدر کاسہ او آب افتد شہر بگردد ٭ وگر خاک رسد باد انفس اکسیر بگردد

اب ہم ایک سوال ایڈیٹر صاحب وکیل ہندوستان سے یہہ کرتے ہیں کہ آپنے جو اس عیسائی اخبار میں یہہ لکھا ہے کہ حامی دین رسول الثقلین کیا آپ محمد صاحب کو رسول الثقلین جانتے ہیں اور محمد صاحب رسول الثقلین ہیں اُمید ہے کہ صاحب موصوف اس ہمارے سوال کا جواب دینگے اور نیز یہہ بھی بتلا دینگے کہ اس عیسائی اخبار میں ایسا قصیدہ جو سراسر مبالغہ آمیز باتوں سے پر ہے کس طرح وکیل ہندوستان میں چھپا ٭

— مشن کالا پور کی رپوٹ ۱۸۷۵ء سے معلوم ہوا کہ اس مشن کا کام بڑی سرگرمی سے ہو رہا ہے اور ہر ایک کام ترقی پر ہے ٭

صاحب رپوٹ لکھتے ہیں کہ یہاں کے عیسایوں نے سالگذشتہ میں روحانی تعلیم میں بہت ترقی حاصل کی ہے اور اُنکے نیک اخلاق اسبات کے شاہد ہیں کہ خدا کا کلام اُنکے دلوں میں خوب موثر ہوا ہے - چار شخص پادری ہونیکی تعلیم پا رہے ہیں پادریونکی مجلس نے اُن میں سے ایک کو منادی کرنے کی اجازت بھی دیدی ٭

مشن مذکورہ میں چھہ اشخاص نے سال گذشتہ میں اصطباغ پایا اُن میں ایک شخص وہ ہے جو اپنی قوم کا گرو تھا اور نہایت ذی استعداد و صاحب علم ہے یہہ شخص بہت عرصہ تک مذہب حق کی تحقیقات کرتا رہا آخر الامر اُسکو معلوم ہوا کہ دین عیسوی کے سوائے کوئی مذہب برحق نہیں ہے اور نہ مسیح کے سوائے کوئی نجات دہندہ ہے اُسنے اپنے آپکو مسیح کے حوالہ کیا ٭

— حضور شہزادہ صاحب بہادر پرنس آف ویلس کا ارادہ سابق میں مدراس ہوکر ولایت جانیکا تھا مگر چونکہ آجکل وہاں بیماری چیچک کا زور ہے اسواسطے مختلف اخبارات میں یہہ بات شایع ہوئی ہے کہ پرنس آف ویلس بمبی سے جہاز میں سوار ہونگے ٭

کتاب مشکات المصابیح جو مسلمانوں کی صحاح ستہ میں داخل ہے اسکا ترجمہ جناب کپتان اے این میتھوس صاحب بہادر نے انگریزی زبان میں کیا تھا اب اُسکی تفسیر جناب پادری ٹی پی ہیوز صاحب مقیم پشاور نے زبان انگریزی میں نہایت پُر فصاحت و مدلل طیار کی ہے اب جناب پادری صاحب موصوف کا ارادہ ہے کہ اگر تین سو خریدار اسکے ہم پہونچ جاویں تو اسکو چھپانا شروع کیا جاوے - چنانچہ صاحب ممدوح کی طرف سے ایک اشتہار معہ ورق صفحہ تفسیر مذکور کے شایع ہوا ہے - وہ اشتہار اوراق ہمارے پاس بھی پہونچے - جسکو دیکھکر ہمارا دل بہت خوش ہوا کہ عبارت تفسیر کی ایک عمدہ سلیس اور خوب مدلل ہے کاغذ اور چھاپہ بھی صاف ہے بعد اختتام کے عہ فی جلد اسکی قیمت قرار پائی ہے اگر کوئی صاحب درخواست کرنا چاہے تو جناب مسٹر ڈبلیو ایچ ایلن کمپنی ۱۳ واٹرلو پلیس پال مال بمقام لنڈن کی خدمت میں بھیجدیں ٭

ہم پادری صاحب موصوف کے کمال مشکور ہیں کہ اُنہوں نے ایسا کام شروع کیا کہ جس سے تمام دینی بھائیوں کو فایدہ پہنچے اور مخالفین کے واسطے ایک جواب کافی ہو ٭

غازیپور مشن کی بیسویں سالانہ رپورٹ ہمارے پاس پہنچی اُس سے معلوم ہوا کہ سال گذشتہ میں ۵۶ - آدمی رپت اصطباغ سے اس مشن میں شامل ہوئے مگر یہہ معلوم نہیں ہوا کہ ان میں کسقدر عیسایوں کے لڑکے ہیں اور کسقدر غیر قوم اس مشن کے بزرگ پادری جناب زیمن صاحب بعد ۳۰ برس سکونت ہندوستان کے ولایت کو تشریف لیگئے - راستے میں بیت المقدس اور ملک کنعان کی سیر کی جسکی کیفیت رپورٹ مذکور میں درج ہے ٭

تصحیح ہفتہ گذشتہ میں جو غذائے روح کی بابت یہہ لکھا گیا تھا کہ غذائے روح مشن پریس الہ آباد میں طبع ہوئی سو ناظرین بجائے الہ آباد کے لکھنؤ مشن پریس پڑھیں ٭

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بختیار اور اُسکے ہندوستانی رفیقوں کا مالیر سے روانہ ہوکر ایک گاؤں میں شب باش ہونا

پوچھتے پچھاتے گاؤں کے شمالی تکیہ میں آئے جو نہایت مصفا اور وسیع مکان تھا اور سایہ دار درختوں سے گھرا ہوا گاؤں کے بچے اور بوڑھے اپنے اپنے گھروں سے نکل کر وہاں جمع تھے بچے اپنی کھیلوں میں مشغول اور بوڑھے چارپائیوں پر بیٹھ کر فصل کی پیداوار اور خانگی خرچ اخراجات کی باتیں کرتے گداگر فقیر ابھی صبح کی بھیک مانگ جدا ڈیرے لگائے ہوئے تھے ایک بھنگ رگڑتا اور دوسرا پیالہ ہاتھ میں لئے چھنوانے کی تیاری میں تھا کوئی پوستیوں کا دورہ لئے پوست مل رہا تھا اور کوئی چلم بھر کر سب کو باری باری سے پلاتا تھا اُدھر سے جوان جاٹ اپنی کھیتی باڑی اور نلائی وغیرہ کے کام سے فراغت پا تھکے ماندے ہوکر آتے اور تکیہ کے ماٹ سے مٹی کے پیالہ میں پانی پی پاکر درختوں کی گھری چھاوں میں بیٹھ جاتے اِدھر سے اُنکی عورتیں سر پر چھاچھہ کی چاٹی اور اُسپر روٹیوں کی ڈلیا لئے ہوئے وہاں آتیں اور اپنے اپنے آدمیوں کے پاس بیٹھ کر بڑی خوشی کے ساتھ کھلاتیں - غرض تکیہ میں بڑی رونق دیکھکر اِن مسافروں نے وہاں ہی اُترنیکی ٹھہرائی اور سلام علیک کے بعد ایک بوڑھے کسان کے پاس جو اپنی درانتی اور گھر پالئے الگ حقہ پی رہا تھا جا بیٹھے اُسنے سرکاری آدمی سمجھکر بڑی خاطر داری سے حقہ تواضع کیا اور ایک لونڈے سے کہکر تازہ پانیکا لوٹا بھی پاس رکھوا دیا جب حقہ پی کر بختیار اور وزیر علی منہہ ہاتھ دھو چکے تو منصور نے بقچہ میں سے رات کی باسی روٹیاں



نکال لگے دھر دیں اُدھر پنڈت جی نے بھی ہندؤں کے ڈول سے اشنان کرکے مرچ کے ساتھ ستو وتو کھانے شروع کردئے کھانا کھاتے وقت اُسمیں اشارے چلنے لگے کہ انگریزونکی نسبت اِن دہقانیوں کے خیالات بھی معلوم کرنا چاہئے مگر سلسلہ ملانے یا بات شروع کرنیکا ڈھب نہ تو منصور کو سوجھا اور نہ وزیر علی سے ہی بن سکا آخر بختاور نے بات میں بات ملاکر اُسی بوڑھے سے پوچھا کہ تیری اپنی ملکیت بھی کچھ ہے کہ نہیں اُسنے کہا کیوں نہیں سب کچھ ہے میری تو ساری ملکیت پہلے بندوبست میں میرے نام لگ چکی ہے البتہ تھوڑی سی زمین میں دو ایک موروثی ہیں سو وہ کچھ بات نہیں منصرم بیچارا خدا اُسکا بھلا کرے مجھے اُسوقت بہت کہہ رہا تھا کہ اپنے کاشتکاروں کو پرانے پرانے نہ لکھا ورنہ پچھتائیگا مگر میں اپنی نادانی سے فرکے مارے یہہ ہی کہے گیا کہ یہہ لوگ پشتہا سے ہمارے کاشتکار ہیں سو اب معلوم ہوا کہ منصرم سچا تھا کیونکہ یہہ لوگ میرے جیتے جی اور محض میری زبان کے کہنے سے میرے شریک بن گئے ہیں اب اُنہیں کسطرح سے کو لیں ذرا کھٹکا ہے مگر پھر بھی میری ملکیت سے مجھکو کوئی جواب دینے والا نہیں انگریزونکی کچہری میں جہاں دودھ سے پانی چھنتا ہے سب چیز ایسی سیدھی ہوجاتی ہے جیسے تیر اور جھوٹھ کسیکا کبھی پیش نہیں جاسکتا بھائی میرا کیا ذکر میں تو آٹھویں ڈھیر کا مالک ہی ہوں مگر آج کل ایک کنال بھر زمین والا آدمی بھی بسوہ دار کہلاتا ہے۔ وزیر علی نے کہا کیا سکھوں کے وقت میں تمہاری زمین کا کوئی اور مالک تھا تب بھی تو نہیں تھے بوڑھے نے جواب دیا صاحب سکھوں کے عہد کی بات نہ پوچھو اُسوقت یہہ سارا گاؤں ملودسے کی جاگیر ہوتا تھا جس زمیندار کی فصل اچھی ہوگئی اُس سے کنکوت کرکے دانہ بانٹ لیا گیا اور جس کی فصل ناقص ہوئی اُس سے ٹکے بھر لئے اُسپر طرہ یہہ کہ ملبکی

جتنی زمیندار کو کبھی سر کھجلانے نہیں دیتی تھی یہاں تب زمیکو پوچھتا کون تھا جوان جوان آدمی تو سپاہگری میں پھنسے رہتے تھے کیونکہ وہاں اُنکی قدر تھی اور بوڑھے بڑے لوگ جو نکمے ہوکر گھر سے باہر نہیں نکل سکتے تھے وہ ہل کی جنگی پکڑے رہتے تھے میرے چار بیٹے جو چاروں شیر جوان تھے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے گھوڑچڑھوں میں نوکر تھے اور کمائی بھی بڑی کرتے تھے مگر یقین جانو کہ جو کچھ وہ گھر کے خرچ ورچ کے لئے چھٹی چھماہی میرے پاس بھیجتے تھے وہ سب کچھ ملو دیونکو دے لے کر بھی پیچھا نہیں چھوٹتا تھا اور ہماری یہہ حالت رہا کرتی تھی کہ اگر منہہ میں کچھ پڑگیا تو بدن ننگا ہے اور اگر کپڑا ملگیا تو کھانیکو کچھ نہیں مگر جب سے انگریز آئے ہیں خدا اُنکا راج قائم رکھے ہمارا گذارا بھی خاطرخواہ ہوتا ہے اور ٹکے پیسے کا منہہ بھی نظر آنے لگا ہے وہ سامنے کی پکی حویلی دیکھتے ہو بھی میرے بیٹوں نے بنائی ہے اور اگر کہیں بھولے بھٹکے سکھوں کے عہد میں ایسا کام کرپاتے تو اُنکی بوٹی بوٹی ہوجاتی۔ البتہ یہہ ضرور ہے کہ فرنگیونکی عملداری میں پیسے کا بڑا خرچ ہے مگر جب آمدنی بھی ویسی ہی ہے تو یہہ خرچ چنداں گراں نہیں گذرتا جو کمتری لگے ہمکو دس پیسے نہیں دیتے تھے آج اپنی غرض کو سو سو روپیہ لئے ہمارے پیچھے لگے پھرتے ہیں کہ پوتے پوتیونکی شادی کرو اور روپیہ جسقدر چاہئے لو پر میں جانتا ہوں کہ قرض بری بلا ہوتا ہے اور اسکے نیچے آیا ہوا آدمی پھر سر نہیں اُٹھا سکتا ابھی یہہ بات اُس بوڑھے کے منہہ میں ہی تھی کہ دو عورتیں ایک جوان اور ایک بوڑھی اُسکے پاس آکھڑی ہوئیں جوان جسکا منہہ ذرسا ڈھکا ہوا تھا بڑے زور سے بولی کہ بابا تو تو یہاں بیٹھ رہا ہے اور ڈانگرونکا کیا حال اُسنے کہا بچی دھوپ میں تو کو ونکی آنکھ نکلتی ہے کیا میں گرمی میں وہاں بھن جاتا ذرا سستانے کے لئے یہاں آگیا تھا اور ان راہیوں سے جو فرنگی کے آدمی معلوم ہوتے ہیں باتوں میں لگ گیا

جوان عورت نے فرنگی کا نام سنکر کہا بابا اِن سے پوچھو تو سہی کہ فرنگی ٹھیک اپنی عورتونکو سر و پر اُٹھاتے پھرتے ہیں اور جو وہ اپنے بتیس دانتوں سے کہتی ہیں وہی کرتے ہیں سُنا ہے کہ میمیں پڑھی لکھی بھی ہوتی ہیں اور اپنے خاوندونکو آپ ہی چٹھیاں لکھ کر بھیجتی ہیں اُنکا ارادہ ہے کہ اس دیس کی عورتیں بھی اُنہیں کیطرح بن جاویں اور میموں کے برابر قدر پاویں خدا کرے فرنگیکا راج ہمیشہ رہے۔ بوڑھا گھبراکر بولا چلو چلو جاکر گھر بیٹھو کیا باتیں کرنے لگی ہیں۔ اسپر بختاور نے وزیر علی کیطرف دیکھا اور اُسنے گو زبان سے نہ کہا مگر بے اختیار ہوکر تسلیم کرلیا کہ حقیقت میں پنجاب کے عورت مرد خصوصاً غریب غربا لوگ انگریزی عملداری کے شکرگذار ہیں اور سکھوں کے راج کی تکالیف اُنکے دلوں سے دور نہیں ہوئیں۔ باقی آئندہ

عیسوی مذہب کا ثبوت

دو ہزار برس کا عرصہ گذرا ہے کہ انگلستان کے باشندے مورتوں کو پوجتے تھے۔ اور اُن کے خوش کرنے کے لئے اپنے دشمنوں کی کھوپریوں میں شراب پیتے تھے۔ مگر اُنہیں دنوں میں ہندوستان کے باشندے بہت عقیل اور دانا تھے۔ اور روح جسم خدا اور انسان کی بابت بھی خوب چرچا کرتے تھے۔ لیکن اب تمام ملکوں میں لوگ تسلیم کرتے ہیں کہ انگریز لوگ بہت ہی دانا ہوگئے ہیں۔ اور ہندوستانی ویسا ہی اپنے آباؤ اجداد کے موافق ہیں بلکہ اُن سے بھی کم۔ اسکا کیا باعث ہے۔ اسکے بہت سبب ہیں مگر خاص کرکے یہہ ہے کہ انگریز لوگ عیسائی ہوگئے۔ کہتے ہیں کہ ایک جبش کے بت پرست بادشاہ نے انگلستان کی [illegible] کامیابی حکمت دولت وحشمت کا [illegible] سبب دریافت کرنے کے لئے ملکہ سلطنت کے پاس اپنے ایلچی بھیجے۔ اس کے جواب میں ملکہ نے ایک انجیل اُٹھاکے کہا کہ یہہ ہی خاص ہمارے ملک کی بہبودیکا باعث ہے

واضح ہو کہ دنیا میں طرح طرح کے مذہب ہیں جن میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ اُن کے ماننے سے آدمی خود غرض بے پروا اور کاہل ہو جاتا ہے۔ اور بعض ایسے کہ جن کے تسلیم کرنے سے بشر سنگدل خونریز اور تند مزاج ہو جاتا ہے۔ لیکن بعضے ایسے ہیں کہ اُن کی پیروی کرنے سے رحم دل حلیم الطبع خیرخواہ بنجاتے ہیں۔ جیساکہ مثل مشہور ہے جیسا معبود ویسا ہی عابد +

اب تمام قوموں کو دریافت کرنا واجب ہو کہ آیا وہ مذہب جس کے سبب سے انگلستان جرمنی وغیرہ ملکوں میں ترقی ہوتی جاتی ہے سچا ہے یا نہیں بعضے لوگ کہتے ہیں کہ ہر ایک ملک کا مذہب اُسکے واسطے سچا ہے۔ اور اپنے باپ دادونکے مذہب کی تقلید کرنی واجب ہے۔ یہہ سراسر غلط ہے کیا سب مذہب جو ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں سچے ہو سکتے ہیں۔ فرض کرو کہ اگر دس گواہ کسی مقدمہ کی بات کچھ بیں گواہی دیں اور وہ سب مختلف الرائے ہوں تو کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ یہہ سب گواہ سچے ہیں ہرگز نہیں۔ اسی طرح جب قرآن وید شاستر اور بیبل ایک دوسرے کے برخلاف ہیں تو سب کے سب کسی طرح سے سچے نہیں ہو سکتے۔ اور اُن میں سے جو جھوٹے ہیں راہ راست نہیں دکھلا سکتے۔ اور اُن کے ماننے والوں کو کچھ فایدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وے بعینہ اُن لوگوں کی مانند ہیں جو سیدھا راہ چھوڑکر آوارہ بھٹکتے پھرتے ہیں کیونکہ جب تک نوکر اپنے آقا کی مرضی سے واقف نہو تب وہ اُسکو کسی طرح سے راضی نہیں کر سکتا۔ مثلاً اگر آقا کسی سفر کے واسطے گھر کو چھوڑے اور اپنے خانگی نوکروں کے لئے کام مقرر کرے [illegible] وہ آقا کی مرضی کے موافق نہ بلکہ اپنی مرضی کے مطابق کام کریں تو وہ آقا [illegible] ہوگا نہیں بلکہ اُن کو سزا بھی دیگا۔ اب ہم کو دریافت کرنا چاہئے کہ یہہ سب کتابیں جو دنیا میں مانی جاتی ہیں اُن میں کون سی برحق ہے اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں اُنہیں کتابوں کو ماننا چاہئے جن کو ہمارے باپ دادے مانتے چلے آئے ہیں۔ کسی مذہب کی پیروی بالکل نہیں کرنی چاہئے یہہ تو صرف اُن لوگوں کا عذر ہے کیونکہ وے دنیاوی باتوں میں کبھی ایسی دلیل پیش نہیں کرتے جب ہم ان کو کہتے ہیں کہ اپنے لڑکوں کو انگریزی پڑھاؤ تاکہ خاطرخواہ نوکری ملے تب وہ کبھی نہیں کہتے کہ ہم انگریزی نہ پڑھائینگے کیونکہ ہمارے باپ دادوں نے انگریزی نہیں پڑھی پھر جب کسی کو ریل پر چلتے ہوئے دیکھ کر کہتے کہ ریل پر سوار ہوجائے تو وہ نہیں کہیگا کہ میرا باپ دادا ریل پر سوار نہ ہوا تھا میں بھی نہیں ہوتا۔ لیکن جب ہم اُنکو کہتے ہیں کہ سچے مذہب کو اختیار کرو تو وہ جواب میں کہتے ہیں کہ ہم کو اپنے باپ دادوں کے مذہب کو ماننا چاہئے اس سے صاف اُن کی بے پروائی اور سستی پائی جاتی ہے بھلا ہو ہمیں سچا دین درکار ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں نہایت سعی اور کوشش کرنی چاہئے کیونکہ ہم اُسکے ذریعے بہشت کے وارث ہو سکتے ہیں یہہ بھی واضح ہو کہ اگر آدمی غریب کنگال پریشان اور مصیبت زدہ اس دنیا میں چاہے کیسا ہی ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ یہہ سختیاں اور مصیبتیں چند روزہ ہیں لیکن دوزخ کا عذاب اور بہشت کا سرور دائمی ہے۔ دیکھو اگر تم قبرستان میں جاؤ اور کوئی شخص تمکو بتلاوے کہ یہہ قبر دولتمندکی ہے اور وہ غریب کی یہہ جوان کی اور وہ بوڑھے کی تمہارا جواب یہی ہوگا کہ کیا مضائقہ کیونکہ سب مرکر یکساں ہوگئے ہیں لیکن اگر تم کو یہہ بات معلوم ہو کہ یہہ آدمی دوزخ میں ہے اور وہ بہشت میں ہے تو اس بات سے تم ضرور تعجب کروگے اور یہہ نہایت عجب بات ہوگی بلحاظ ان باتوں کے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دین ایک عمدہ وسیلہ ہے جس سے ہمیں واضح ہو جاتا ہے کہ خدا کون سی باتوں سے راضی ہوتا ہے اور ہمیں خداتعالیٰ کے راضی کرنیکے لئے کیا کیا کرنا چاہئے چونکہ ہم [illegible] رکھتے ہیں اسواسطے ہم کو دریافت کرنا چاہئے کہ خداتعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف کریگا یا نہیں اگر کریگا تو کس طرح پر ان سوالوں کا جواب خدا یا وہ کتاب جو اُس سے نازل ہوئی ہو دے سکتی ہے۔ اگر کوئی ایسا شخص ہو جو مریضوں کی طرح طرح کی بیماریوں کو رفع دفع کرے تو تمام اطراف کے لوگ کمال شوق سے اُسکے پاس آوینگے کہ شفا پاویں تو دین مگر جب روحانی بیماری ہو تو زیادہ تر جستجو کرنی چاہئے کہ اسکا کیا علاج ہے اور وہ کہاں سے دستیاب ہوگا۔ مذہب تو وہ ایک ہے جو خداتعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا اور جس کے ماننے سے ہم نجات پاسکتے ہیں۔ اب ہماری مراد یہہ ہو کہ دو دلیلیں جنسے یہہ مذہب برحق ہو سکتا ہے لکھیں مہربانی کرکے ہر طرح کا تعصب بغض کینہ اور دشمنی کو برکنار رکھکر اُن دلیلوں کو آزماؤ اور عقل کی ترازو میں آزمائی کرو اگر ہلکی ہوں تو ہمارا قول سب جانتے ہیں کہ خدا حاضر ناظر ہے سچائی کو بیان کرتا ہے ہماری دعاؤں کو بھی وہ سنتا ہے اور زیادہ حق کی طرف ہمیں رجوع کرتا ہے۔ اب ہمیں لازم ہو کہ حق سے دعا مانگ کر اُسکے مطلب کی طرف رجوع کریں +

اگر کوئی عیسائی دین کی آزمائش کرے تو اُس کی حقیقت کئی وجہ سے ثابت ہوتی۔ اول عیسیٰ مسیح کی اصلی تعلیم جو انجیل میں موجود ہے اُس دین کی سچائی پر شاہد کامل ہے۔ دویم سبب پاکیزگی کے اُسکا خدا کیطرف سے ہونا ثابت ہوتا ہے۔ سیوم اُسکا خدا کیطرف سے ہونا نبیوں کی پیشین گوئیوں سے بھی بدرجہ ثبوت پہنچتا ہے۔ چہارم ثبوت کامل اُسکی حقیقت کا یہہ ہے کہ حواریوں کی شہادت اور اُن کے معجزے اُسکے صدق پر گواہی دیتے ہیں پنجم اس مذہب کا تمام دنیا میں پھیل جانا اُس کی حقیقت پر کامل شہادت ہے۔ اب ہم ہر ایک کو مفصل بیان کرینگے خدا توفیق بخشے +

باقی آیندہ

ریویو

کتاب غذائے روح مولفہ مولوی سید صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع ساگر

نہ مولف صاحب کی تعریف کرنے کی کچھ ضرورت ہی- اور نہ اُنکی تالیف پر ریویو لکھنے کی حاجت ہی- مگر ہم اپنے ہموطنوں کو اِس نادر کتاب کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور اُنکو مبارکبادی دیتے ہیں جو عشق الٰہی کا دم بھرتے ہیں حقیقت میں نظم ایک ایسی دل افزا چیز ہی کہ جو دولتمندوں کو عزیز ہی فقیروں کے دلوں پر بھی اسکی عجب تاثیر ہی- جاہلوں کے دل اُسکی طرف مائل ہیں عالم بھی موزونیت کے قائل ہیں کانوں کو اُسکی صدا پسند ہی روح بھی اسے سنکر خورسند ہی- کوئی اُسکو زبان پر لاکر ذائقہ پاتا ہی- کوئی سنکر حظ اُٹھاتا ہی- کوئی عالم وجد میں آجاتا ہی- کوئی روحانی خوشی سے تر و تازہ ہو جاتا ہی- غرض کہ نظم عجب تاثیر رکھتا ہی جسکا کلی بیان کون کر سکتا ہی +

مولف صاحب نے نہایت عرق ریزی سے مالک کون و مکان کی ستایش و مدحت- اور خداوند مسیح کے معجزات فوق العادت کو جو منظوم متفرق شاعروں کی دستیاب ہوئے اُنکو اس ترتیب کے ساتھ درجہ بدرجہ کتاب مذکور میں درج کیا ہی کہ اُس عمدہ سلسلے سے ایک مالائے مروارید طیار ہوگیا ہی جسکو اب بآسانی محب خدا و عاشق مولا اپنا زیب گلو کر سکتا ہی یہہ فانی جسم کے لئے یہہ طیار ہوا ہی- بلکہ غیر فانی روح کے لئے یہہ جمع کیا گیا ہی- گو کہ ہندوستانی کلیسیا کے ارکین اُردو نظم کی طرف توجہ کم کرتے ہیں- اور مسیحیوں میں بھی شاذ و نادر ہیں جو شعر و سخن کا دم بھرتے ہیں پر ایسی ناقدری پر بھی خدا کے بندے اپنی زبانوں کو بند نہیں رکھ سکتے ہیں بلکہ اپنے آسمانی باپ کی حمد و ستایش میں مشغول رہتے ہیں دیکھو رسالہ مذکور میں اُنکے دلی جوش کی شہادت ہی- اور ہندوستانی کلیسیا کو ایسی کتابوں کی حاجت ہی- اب ہم مطالب کتاب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں +

شروع میں مولف صاحب مختصر خدا کا شکر ادا کرکے ان در بے بہا کے دستیاب ہونیکا ذکر کرتے ہیں بعدہ دعا کے ساتھ تمہید کو ختم کرکے اسطرح بر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں کہ اول چند ابیات پھر رباعیات و مثنویات و غزلیں و قصیدے و قطعات و مخمس و ترجیع بند و ترکیب بند و مستزاد و سلام ان سب کو ایسے عمدہ سلسلے میں جوڑا ہی کہ قابل دید ہی- اور رنگ برنگ کے مضمونوں سے یہہ گویا ایک ایسا روحانی باغیچہ بن گیا ہی جو جسمانیوں کے لئے دید ہی نہ شنید ہی پھر مولف صاحب نے نظم کی قسموں کو ایسی ڈھنگ سے ظاہر کیا ہی کہ اُسمیں بھی ایک عجیب لطف آیا ہی- جسکے مطالعہ سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا علم عروض کا عطر نکال کر ہدیہ ناظرین کر دیا ہی- جو لوگ علم عروض سے ناواقف ہیں وہ اسکو پڑھکر فائدہ کثیر اُٹھاوینگے +

آخر میں مولف صاحب نے اُن شاعروں کا مختصر تذکرہ مندرج کیا ہی کہ جنکی طبع زاد نظمیں کتاب مذکور میں درج کی ہیں- مگر یہی کافی نہ تھا اگر اسکے ساتھ سوانح عمری وغیرہ بھی ہوتا تو خوب ہی ہوتا +

اب جو نقص ہماری نظر میں آتے ہیں اُنکو بھی ہم نیک نیتی سے ظاہر کرتے ہیں اور وہ یہہ ہیں +

اوّل چھاپہ و کاغذ اُسکا خراب-

دوم بعض اشعار اسمیں اصلاح طلب یعنے نظر ثانی کے محتاج ہیں مثلاً دیکھو صفحہ ۱۴ سطر ۱۷ جس پھول کو سونگھتا ہوں وا او بو ہوتی ہو نسیم تیری ظاہر- اس شعر کا قافیہ درست نہیں ہو اور کے مقابلہ میں ہر نہیں ہو سکتا ہی کیونکہ اسمیں فتحہ ہی اسمیں کسرہ ہی یہاں پر ظاہر کی جگہ اظہر چاہئے تھا اسطرح پر

جس پھول کو سونگھتا ہوں اور- بو ہوتی ہی اُسے تیری اظہر

پھر دیکھو صفحہ ۵۰ سطر ۱۲ و ۱۳ مقطع +

گُل ڈالونگا او شیطان تجھے فضل مسیحا سے بغیر تو جانتا تہا عیسی کی سپاہی ہو- اب غور فرمائیے کہ لوگ کیسا ٹھٹھہ ماریں گے کہ پروف دیکھنے والا بھی کیا ہی نادان تھا کہ اُسنے بھی غور نہ کیا- کیا شہباز کو مونث قرار دیا ہی- اس مقطع میں کی کی جگہہ کا- چاہئے تھا- اسیطرح سے دیکھو صفحہ ۵۰ سطر ۴ و ۵- پھر صفحہ ۵۹ سطر ۳- کا آخری مصرع و سطر ۱۲ کا پہلا مصرع وغیرہ +

اگر مولف صاحب ہر ایک شاعر کی تصنیفات جمع کرکے بنظر اصلاح انہی کے پاس بھیجتے تو یہہ نقص بھی نہ رہتا- بلکہ علاوہ انکے وہ اور عمدہ عمدہ اپنی تازہ تصنیفات درستی کے ساتھ مولف صاحب کے پاس نہایت خوشی سے برائے اندراج کتاب ہذا کے ارسال کرتا پر اب ہر ایک مصنف جنکی طبع زاد کتاب مذکور میں ہی اپنی نظموں کو ناموزون دیکھکر اپنے دل میں نہایت ملول ہوگا- پر اُمید ہی کہ طبع ثانی میں یہہ خفیف نقص بھی رفع ہو جائیں گے- پر اگر ہر شاعر کے پاس ایک ایک نسخہ کتاب مذکور کا بھیجکر درخواست کیجائے کہ وہ اپنی اپنی تصنیف کی غلطیاں نکالکر مولف کتاب مذکور کے پاس بھیجدے بعدہ مولف صاحب اُن سب غلطیوں کو جمع کرکے ایک غلطنامہ طیار کرکے چھپوا دیں تو نہایت ہی مناسب ہی +

خلاصہ کہ رسالہ مذکور مضامین و مطالب و ترتیب کے لحاظ سے نہایت عمدہ ہی- اب ہم مولف صاحب کا شکریہ دل سے ادا کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ہمارے واسطے محنت شاقہ اپنی طبع پر گوارا کی ہی- اور تمام خدا شناسان کو مبارک باد دیتے ہیں کہ اُنکے شغلے کے واسطے ایک گنجینہ دل افزا طیار ہوگیا ہی- پس خداوند ایسا کرے کہ جس نیک نیتی اور فوائد

ہا ہے کے واسطے مولف صاحب نے بہ کوشش تمام اسے تیار کیا ہی اُسی کے مطابق چل لاوے اور خداوند کریم تمام مخلوقات کے دلونکو اپنی پہچان کے طرف مائل کرے۔ آمین

روحانی ریل

اشرف

مسیحا نے فلک تک سڑک ایسی بنائی ہی۔
کہ صدق عالم بالا کی ریل اُسپر بچھائی ہی۔
زمیں سے آسماں تک طول ہو اُس راہ باطن کا۔
حیات جاودانی اُسکی حد انتہائی ہی۔
مقام توبہ جسکو کہتے ہیں ہی اُسکا اسٹیشن۔
اُسی جا سالکان آسمانی کی رسائی ہی۔
یا عیسی نے خون اپنے سے ہی محصول ہم سبکا۔
ٹکٹ کی فکر ہی اُسجا۔ نہ کچھ عیب گدائی ہی۔
کلام پاک حق ہی اور لین انجن ہی جس میں۔
وہ راہ عالم بالا صفائی سے دکھائی ہی۔
جو گذرے اُس مقام تیرہ و پر خوف و دہشت سے
تو پھر نور جلال حق تعالے تک رسائی ہی۔
وہ اُس مقصد حق ہی۔ وہ خواں ہی صدق باطن کا۔
کشش جس سے اُس انجن۔ اور ہر گاڑی نے پائی ہے
سواری ہو جسے منظور ایسی شان و شوکت کی
مسیحا کی طرف آئے۔ وہیں حاجت روائی ہی۔
جو اول درجہ توبہ ہی۔ تو ثانی درجۂ ایمان۔
تقدس درجہ ثالث ہی انوار صفائی ہی۔
رسائی کر نہیں سے بارگاہ قدس تک۔ ورنہ
تجھے ہمراہ عیسی غیر ممکن بادشاہی ہے۔
جس اسٹیشن پہ چاہے۔ عاصی بیچارہ حاضر ہو
ابھی تک وقت ہی۔ اور ساعت بیمثالی ہی۔
ٹرین ایسی مسافر کو چڑھا لیتی ہی۔ اک مشعر
نشانی دل میں کچھ روح القدس کی جسنے پائی ہی

اخبارات ملکی وولایتی

نار ووال ہمارے کارسپانڈنٹ صاحب لکھتے ہیں کہ واقعہ نوزدہم دسمبر کو منشی سوداگر مل ڈپٹی پوسٹ ماسٹر نار ووال کے ہاں ایک سخت شخص محمدی مہمان آیا۔ اُس بیچارے کے یہاں برتن موجود نتھا کیونکہ سچ آئی۔ تو اُسیوقت کسی محمدی کے گھر برتن لینے کو گئے۔ جاتے ہی ایک محمدی عورت کے گھر گھس گئے جیوں ہی دروازے کے اندر قدم مبارک رکھا۔ اُسیوقت بدبختی کے چھتر دشروع ہوئے کہ اچانک پانچ چھ مسٹنڈے جو اُسی تاک میں تھے۔ اندر گھس دروازہ بند کر پانؤں سے جوتہ اُتار دست مبارک سے بگڑ کر منشی جیکے سر پر تصدق کرنیلگے۔ یہانتک مار کر خوب عاجز کر دیا۔ اور منشی جیکے ناکو مرغ کیا۔ جب منشی صاحب بہت عجز نیاز کرنے لگے۔ تو بدذاتوں نے جواب دیا کہ اگر اسیوقت ہمکو بیلا دیکھنے کے لئے پچاس روپیہ دے۔ تو بہتر۔ ورنہ تیری روح ابھی قالب عنصری سے پرواز کرتی ہی۔ وہ بیچارہ کانپتا ہوا ملتجی ہوا۔ کہ بشرطیکہ مجھکو لیجانے میرے مکان پر بیلغان ادا ہونگے اس شرط کو انہوں نے بطوعا و کرہاً منظور کیا۔ اور یہہ کہا کہ یہ بات کسی سے ذکر نکرنا ورنہ ہم تمکو جانسے مار دینگے۔ آخرکار بازار کے ایک کنوے پر جو متصل مشن اسکول و ڈاکخانہ کے پاس ہی۔ پہنچے۔ اور منشی کو کہا۔ کہ اگر ذرا بھی کچھ بولوگے۔ تو ابھی یہی کنواں تمہاری قبر ہو جاویگی۔ بیچارہ چپ رہا۔ اور ایک چٹھی رسالہ کو طلب کیا۔ اور اُس سے روپیہ کا خواہاں ہوا۔ اُسنے کہا۔ اسوقت کرت ہی۔ آپکو روپیہ کی کیا ضرورت ہی۔ اُسنے کہا۔ تجھکو اسسے کیا غرض۔ جا روپیہ لے آ۔ غرض وہ جا کر کچھ روپئے لایا۔ اور باقی روپیہ کا اُسیوقت منشی جی نے اسٹامپ لکھ دیا۔ ازاں بعد منشی جی نے اپنا سا منہ لیکر گھر کی طرف قدم رنجہ فرمایا۔ آخرکار اسبات کا ایسا گل کھلا کہ صبح ہوتی ہی خورشید کیطرح چمکنے لگا۔ ہر خاص و عام کی زبان پر منشی جی اور اُنکے شبینہ عنایت فرماؤں کی نوازش کا چرچا پھیلا منشی بیچارہ اُسیوقت مارے رشک کے طرف تحصیل پھیرور ان ہوا۔ اُسیوقت جناب پنڈت بدری ناتھ صاحب تحصیلدار نے جو کہ رحم دل اور منصف آدمی ہیں رات کے نو بجے عرضی لیکر وارنٹ گرفتاری مجرمان جاری کیا آخرکار اٹھائیسویں فروری سن رواں کو خاص مقام نار ووال میں پنڈت صاحب تشریف لائے۔ اور اُنکے اجلاس میں مقدمہ دائر ہوا۔ اگرچہ کوئی گواہ نہیں تھا۔ تو بھی پنڈت صاحب کی دانائی اور خدا داد کی رسائی سے چھ مجرم گرفتار ہوگئے۔ جن میں سے ایک گواہ ہوگیا۔ کہ منشی جیکا گواہ ہوں۔ میں انمیں نہیں تھا رہا ہوا۔ پانچونکو تین تین ماہ کی قید ہوئی اور جرمانہ دو پر پچاس پچاس روپیہ۔ اور دو پر پندرہ پندرہ اور ایک ۱۰ روپیہ کا سزاوار سزا ہو حوالہ پولیس ہوئے +

ملکہ معظمہ جب کہ جناب ملکہ معظمہ جرمنی کو جاوینگی تو دریا شہنشاہ پروش میں شریک ہونگی +
یہہ شرکت اول مرتبہ ہوگی اور یقین ہی کہ بڑی دھوم دھام ہو

خدیو مصر کے واسطے جو گورنمنٹ ہند نے چند ہاتھی بطور تحفہ کے بھیجے تھے وہ سلامتی سے وہاں پہنچ گئے یقین ہی کہ خدیو مصر اُنکو دیکھکر نہایت خوش ہونگے +

کیرو سے بذریعہ تار برقی یہہ خبر آئی کہ صوبہ لاماسلین کو افواج مصر نے لے لیا افواج شاہ جان سے اود ولکے پاس ایک لڑائی ہوئی تھی مصریوں نے فتح پائی اور گلا کی قوم نے خدیو مصر کی اطاعت قبول کی +

شہزادہ ویلس حال کے بندوبست کی مطابق حضور ممدوح کھنڈوا سے جلکر ۹ ماہ حال کو چھ بجے صبح چوراں لکنو کی میں پہونچکر اُسی روز داخل اندور ہونگے +

بنگال کے تمام اضلاع میں بارش کی نہایت ضرورت ہی بارش کے نہونے سے فصل کا بہت نقصان ہو رہا ہی +



چارہ بھی کم ہوتا جاتا ہی اور چند تالابوں میں پانی نہیں رہا +

مسٹر ڈگلس فورسیتھ صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی لیجسلیٹو کونسل ہند کے عہدہ سے مستعفی ہوئے اب براہ چین و امریکا انگلستان میں تشریف لیجاوینگے +

روڑکی۔ ضلع سہارنپور میں ۲۵ فروری کی رات کو ایک بجے کے قریب نہر گنگ گودام الات پر بجلی گری دو چھپر کلان تخمیناً سو فٹ لمبے جنمیں الات نہر کا سامان تھا جل گئے۔ بجلی چھپرونکے اندر ہوکر نکل گئی۔ دفعتاً ایک کڑکا ایسا ہوا کہ وہاں کے لوگوں کے اوسان جاتے رہے اور کڑکتے ہی گودام جلنا شروع ہوگیا شعلہ برشعلہ نکلنے لگا پولیس نے بڑی کوشش سے دوسرے گودام کا اسباب نکالا قریب ۵ بجے کے لوگوں نے آگ بجھائی تخمیناً پانچ ہزار روپیہ کے نقصان ہوا + مگر آدمیوں کی خیر ہوئی +

شیر کو لاٹھیوں سے مارا۔ قصبہ انبہٹہ ضلع سہارنپور سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ موضع ٹیڈولی جو قصبہ انبہٹہ کے قریب ہی وہاں شیر آگیا۔ بالدیوں نے موضع میں جاکر خبر دی وہاں سے چند زمیندار لاٹھیاں لیکر شیر کے مقابلہ کو پہونچے شیر نے جب دیکھا کہ یہہ مجھپر حملہ کرنے کو آئے ہیں اُٹھا اور ایک آدمی کیطرف دوڑا۔ زمینداروں نے داؤ بچاکے اُسکے مغز میں کئی لاٹھیاں ماریں شیر چکر کھاکر گر پڑا اور وہیں اُسکا کام تمام کیا۔ جوانمردی بھی ہو تو ایسی ہو کہ بلا ہتھیار کے شیر کا مقابلہ کیا جاوے +

مدراس میں ہیضہ کا نہایت زور شور ہی چنانچہ گورنمنٹ رپوٹ میں لکھا ہی کہ ماہ اکتوبر میں ایک ہزار چار سو اُنتالیس اور ماہ نومبر میں ایک ہزار چار سو چھیالیس ماہ جنوری میں ایک ہزار چھ سو اُنسٹھ آدمی فوت ہوئے +

اب سنا جاتا ہی کہ مدراس میں چیچک کا بہت زور شور ہی +

جرمنی۔ صاحب سفیر مدراس بحوالہ نارتھ جرمن گزٹ تحریر فرماتے ہیں کہ علاقہ جرمنی کے بہت سے تجار بسبب بہت سے نقصان کے کارخانوں کو مسدود کر رہے ہیں اور بہت سے ملازم و مزدور بیکاری کے باعث فاقہ کشی میں مبتلا ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے بہت سے دفتر تخفیف ہوگئے جس سے غریب لوگ و کلارک وغیرہ پریشان پھرتے ہیں +

کابل۔ صاحب کوہ نور بحوالہ کارسپانڈنٹ تحریر فرماتے ہیں کہ امیر صاحب والئے کابل کا ایک وکیل اخوند صاحب کی خدمت میں یہہ پیغام لایا ہی کہ جناب امیر صاحب باجوڑہ اور سوات پر چڑھائی کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک نہایت زبردست فوج کا دستہ ارسلان خان کی سرکردگی میں صرف حکم آخیر کے انتظار میں سوات پر حملہ آوری کے لئے ہر طرح سے تیار جلال اباد میں مقیم ہی۔ مگر اخوند صاحب کا یہہ جواب تھا کہ میں اس امر میں خود نہ کچھ کہتا ہوں اور نہ منع کرتا ہوں یہہ سنکر وکیل امیر صاحب کے پاس واپس گیا اور اُن سے یہہ بھی بیان کیا تھا کہ امیر صاحب نے نوروز خان معزول سابق حاکم لالپورہ کو لکھا ہی کہ اگر نوروز خان اپنا کوئی بیٹا بطور ہول کے ہمکو سپرد کرے تو اُسکو بارہ ہزار روپیہ سالانہ وظیفہ عطا ہوگا اور بدستور سابق لالپورہ کا حاکم مقرر ہوجاویگا لیکن شرط یہہ ہی کہ کابل اور پشاور کا راستہ ہر طرح سے صاف رہے اور کسی آنے جانے والے کو مطلق نہ ستائے مگر نوروز خان نے ان ساری باتوں میں سے کسیکو نہ مانا +

بریلی اخبار دبدبہ سکندری میں لکھا ہی کہ ۲۳ فروری روز چارشنبہ کو یہہ واقعہ عجیب بریلی میں گذرا کہ قریب بیس نفر قیدی معہ چند سپاہیوں کے سڑک پر جیلخانہ کے نیچے کام کرتے تھے ایک مسافر کو ان سپاہیوں اور قیدیوں نے باہم متفق ہوکر لوٹ لیا اس واردات کو ایک گورا اور ایک بابو دیکھ رہا تھا اُنہوں نے صاحب کاربن کو اطلاع کی صاحب موصوف نے فوراً اسبکو گرفتار کیا اور بعد تحقیقات فوجداری وہ مقدمہ بعلت رہزنی دورہ سپرد ہوا وہاں سے پانچ پانچ برس قیدیوں کی میعاد قید میں اضافہ ہوئی اور سپاہیوں کو بالمضاعف اُن سے دس دس برس کی سزائے قید شدید دیگئی گورے کو تیس روپیہ انعام ملے۔ ہنگام تجویز مقدمہ صاحب سشن جج نے عدالت میں بخوف بلوہ مجرموں کو حکم نہیں سنایا بلکہ جیلخانہ پر لکھ بھیجیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جو کچھ مال و اسباب مسافر کا اُنہوں نے لوٹا تھا کسی کی جوتی میں اور کسیکے کپڑوں سے برآمد ہوا اور سو روپیہ جو نقد تھے وہ بھی تمام وکمال نکلے +

تجویز ریل جدید جو لین ریل کی کانپور سے فرخ آباد تک جاری ہوگی اُس کا انتظام شروع ہوگیا اور پیمایش ہونے لگی چنانچہ کانپور سے سرائے میراں تک پیمایش ہوچکی ہی اور اُدھر فرخ آباد سے پیمایش ہوتی آتی ہی حکم ہی کہ تین برس میں یہ لین جاری ہوجائے +

محل کہتے ہیں جو عالی شان محل مہاراجہ سیندھیا کا ابھی طیار ہوا ہی وہ حضور ملکہ معظمہ کے ایوان بکنگہم کی ایک نقل ہی +

حضور ویسرائے اور حضور کمانڈر انچیف کلکتہ سے الہ آباد کی جانب ۵ مارچ کو روانہ ہوگئے۔ اور یہاں داخل ہونیکے بعد لارڈ نیپیر صاحب چند دنوں تک ممالک مغربی وشمالی میں رہیں گے۔ اور یہاں سے براہ راست بمبئی کو جاویں گے اور بمبئی سے لندن کو۔ کلکتہ کو واپس نجاوینگے۔ یہہ کیا عمدہ اتفاق لارڈ صاحبان جنگی و ملکی کا ہوا ہی جو پہلے اس سے کبھی نہیں ہوا +

شاہ برہما جو فوج سفارت یونان کے ہمراہ ہے اُسکے قیام کے لئے شاہ برہما نے پیاسو میں سرسری طور پر بارگیں بنوادی ہیں اور ہر قسم کا غلہ فراہم کرنیکو حکم دیا ہے چنانچہ احکام تاکیدی بنام حکام جاری ہوگئے +

لنڈن ۲۳ فروری کو لنڈن سے یہہ خبر آئی کہ جن انگلستانی تجارت روئے پیدا ہونیوالے اطلاع پر قایم ہے اُنہوں نے حضور سکرٹری آف سٹیٹ کی خدمت میں یہہ عرض کرنیکے لئے درخواست کی تھی کہ روئی کے مال پر ہندوستان میں محصول درآمد لینے کا دستور موقوف کردیا جاوے اُسکے جواب میں حضور مارکوئس آف سیلسبری صاحب نے یہہ فرمایا کہ گورنمنٹ ہندوستان کے نام اِس مضمون کی ہدایت بھیجی گئی ماہ کا عرصہ گذر گیا بلکہ یہہ بھی لکھا گیا تھا کہ اِس امر کی بھی توضیح کردی جاوے کہ کتنے دنوں تک محصول درآمد بند رہیگا +

حادثہ ریل ۲۴ فروری کو بمبئی اور برودہ کے درمیان دو مال گاڑیاں لڑگئیں گارڈ دونکو ضرر پہنچا اور ڈرائیور گارڈ کے چوٹ لگی

لودیانہ

۴ مارچ کی رات کو اوسط درجہ کی بارش ہوئی جس سے نرخ غلہ کا ٹھہرا ہوا ہے +

سنا گیا کہ ایک دیوانی عورت محلہ گیج منگلی میں رات کے وقت تنور میں گرگئی اور صبح کو مردہ جلی ہوئی تنور میں سے نکالی پولیس کی طرف سے تحقیقات درپیش ہے +

چونکہ ہم نے ہفتہ گذشتہ میں یہہ لکھا تھا کہ یہاں بھی توپ دوپہر کے وقت چلنی شروع ہوئی ہے سو اب ہم کو معلوم ہوا کہ کپتان صاحب بجائے توپ کے عین بارہ بجے گولہ سی چھوڑتے ہیں مگر آواز اُسکی ایسی ہی ہوتی ہے جیسی توپ کی پھر بھی شہر والوں کا مطلب وہ ہی حاصل ہوتا ہے جیسا توپ کے چلنے سے ہو +

ہولی آج سے شروع ہوگئی ہے ہم کو اُمید ہے کہ ہندو صاحبان تہذیب کو ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے اور مثل اور شہروں کی گالو منٹی ایک دوسرے پر نہیں ڈالینگے

کل تمام رات خوب زور شور کی بارش ہوتی رہی اور آج صبح بھی برسا اب تک بادل گھرا ہوا ہے +

غزل

من تصنیف منشی امام الدین شہباز کانگشٹ بٹالہ

۱ میری خطائیں تھیں حد سے باہر تھا بوجھہ سر پر بڑا گرن کا
تھا میں مجلس میں عاصیوں کی گنہگاروں کے انجمن کا
+ ہو افتخار جی یہاں تلک میں بجا نہ تھا کوئی عضو خالی
عجب ہی تھا حال میرے دل کا میری زباں کا میرے بدن کا
خراب ایسا تھا دوستوں میں بھی اپنے سے آپ مجھکو نفرت
زمانہ بھر میں کوئی نہ ہوگا میرے موافق بُرے چلن کا
غرور تھا مجھکو زندگی پر سمجھتا تھا دنیا اپنا ہی گھر
خموش رہتا میں سُنکر اگر جو ذکر سُنتا تھا اُس وطن کا
نہ موت کا مجھکو کچھ تھا خطرہ نہ خوف محشر مجھے تھا بالکل
(خلاف مرضی حق تعالی) تھا ایک بوٹا میرے چمن کا
اگر اُسی حال میں میں مرتا تو دوستوں سے یہہ عرض کرتا
سیاہ کاروں میں میں ہوں یکتا ہو کالا کپڑا میرے کفن کا
ہزار شکر اے مسیح پیارے عجیب ہے رحم تیرا مجھپر
کہ تجھ پہ ایمان لاکے عاصی ہوا ہے ہو دلبر سے چمن کا
جو بار عصیاں تھا میرے سر پر اُتر گیا مجھکو دیکھنے سے
سرائے فانی ہے دار دنیا ہے شوق دل میں اب اُس وطن کا
تیری محبت ہے میرے دل میں فقط تجھی کو میں چاہتا ہوں
مسیحا ہے میرے گوش دل کو تو صرف سودا تیرے سخن کا
فلک پہ شہباز اپنا گھر ہے مسیح ہمارا ہے شاہزادہ
بفضل ایزد ہوں ایک ممبر مسیحیوں کے میں انجمن کا

کیفیت حفظان صحت پنجاب

چند اضلاع سے کاغذات وقت معینہ پر نہ آنے کے سبب ہفتہ حال کی رپورٹ ناکمل ہے مگر جن اضلاع کے کاغذات مکمل آگئے ہیں اُنکی میزان کرنے سے معلوم ہوا کہ کل موت ہفتہ حال میں (۱۰۴۷) درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۱۰۵۷) تھیں (۲) اموات مرض ہیضہ سے ضلع لاہور میں درج رجسٹر ہوئیں ایک قصبہ چونیاں میں اور ایک کنڈ میں (۳۴) اموات مرض چیچک سے درج رجسٹر ہوئیں ہفتہ گذشتہ میں (۱۵) واقع ہوئی تھیں شہر لاہور و امرتسر و قصبہ بٹول و ضلع گورگانوہ میں اِس مرض سے اموات بکثرت ہوئی ہیں (۱۹) اموات اِس مرض سے شہر لاہور میں اور (۹) (۸) اموات شہر امرتسر و قصبہ بٹول میں درج رجسٹر ہوئیں احاطہ پنجاب اچھا تندرست ہے ماسوائے اضلاع منٹگمری و ملتان کے جن میں اوسط اموات بکثرت ہے منٹگمری کی اوسط اموات بحساب سالانہ فی ہزار (۱۴) اور ملتان کی (۴۳) ہے بڑے قصبات کی تندرستی ترقی پر ہے لیکن قصبات کرتارپور و کمالیہ میں ابتک بیماری کثرت سے ہے کرتارپور کی اوسط اموات (۴۹) اور کمالیہ کی (۱۰۹) بحساب فی ہزار سالانہ ہے اوسط اموات قصبات پنجاب کی اُس مردم شماری سے کہ جو ۱۸۶۸ء میں لی گئی نکالی گئی ہے سوائے امرتسر و جالندھر کے جہاں مردم شماری نہیں لی گئی اور جنکی اوسط اموات ۱۸۷۵ء کی آبادی پر شمار کی گئی ہے اور لنڈن کی اوسط اموات اُس سے کہ جو ۱۸۷۱ء میں ہوئی تھی اور ۱۸۷۵ء کے درمیان میں چار سال اور تین ماہ کی آبادی اُس مردم شماری کے حساب سے کہ جو ۱۸۶۱ء و ۱۸۷۱ء کے درمیان ہوئی بڑہائی گئی۔ فقط

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

